بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم　　　نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیم　　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوعود

وَ اِذَا خَاطَبَھُمُ الجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان۔۶۴)

اور جب جاہل لوگ اِن سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لیے سلامتی کی دعا کرتے ہیں

سلطانی صاحب کی علمی حالت اور اُس کا ذہنی فتور

جناب ناصر احمد سلطانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

ہمارے درمیان آپکے ہی تجویز کردہ عناوین مثلاً (۱) مسئلہ نبوت (۲) پیشگوئی مصلح موعود کے تحت کافی دیر سے علمی مقابلہ جاری ہے اور اس مقابلہ میں مسئلہ نبوت کے سلسلہ میں ہمارے باہمی دلائل کا پہلا مرحلہ تو اپنے منطقی انجام کو بھی پہنچ چکا ہے اور اس دوران آپکے دعوئ مجددیت اور آپکے علم وحکمت کی بھی خوب قلعی کھل رہی ہے لیکن اُلٹا آپ مجھے اپنے آخری دو (۲) صفحاتی خط میں فرمارہے ہیں کہ۔''ہمارے درمیان اب نبوت کے موضوع پر اِنٹرنیشنل سطح پر مقابلہ ہونیوالا ہے'' سبحان اللہ　ہائے اُس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

خاکسار نے آپکے تجویز کردہ عناوین میں سے پہلے آپکے ہی منتخب کردہ عنوان مسئلہ نبوت کا جواب دیا ہے۔میں نے نبوت کے سلسلہ میں آپکے دونوں مضامین مسئلہ نبوت جو کہ ۶۱ صفحات پر مشتمل ہے اور دوسرا ایک عظیم الشان مباحثہ جو کہ ۶ صفحات پر مشتمل ہے پڑھے ہیں۔بنیادی طور پر آپکے اِن دونوں مضامین کا کثیر حصہ لغو اور لایعنی باتوں اور سوالوں پر مشتمل ہے۔ایک مجدد کی علمی اور روحانی علم کی سطح تو بہت بلند ہوتی ہے لیکن آپ ایسی فضول باتیں اور ایسے احمقانہ سوالوں کی تو اُمت محمدیہ میں کسی پاگل سے بھی توقع نہیں کی جاسکتی۔اگرچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ۔وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ (اعراف۔۲۰۰) اور جاہل لوگوں سے منہ پھیر لے۔

لیکن خاکسار نے آپکی جہالت اور پاگل پن کو نظر انداز کرتے ہوئے آپکے دونوں مضامین میں سے آپکے لغو، لایعنی سوالوں اور باتوں کا باقاعدہ اُنکے حوالے دے دے کر اُنکے مدلل، علمی اور مسکت جوابات دیئے ہیں اور میں اپنا یہ مفصل جوابی خط (حضرت مرزا صاحبؑ کی نبوت اور رسالت) آپکی طرف مورخہ ۲۹/اپریل ۲۰۱۲ء کو ارسال کرنے کیساتھ ساتھ اِسے افادۂ عام کیلئے اپنی ویب سائٹ پر بھی آن ایئر کر چکا ہوں۔

میرا آپ سے سوال ہے کہ جس طرح میں نے آپکی فضول باتوں کا بھی حوالے دے دے کر قرآنی اور معقول دلائل اور براہین کیساتھ ردّ کیا ہے۔میرے مضمون نمبر ۷ ''حضرت مرزا صاحبؑ کی نبوت اور رسالت ''میں سے میرے مدلل جوابات کے حوالے دے کر کیا آپ نے بھی اِنکا مخالف دلائل کیساتھ اسی طرح ردّ دیا ہے؟؟ اور اگر نہیں تو پھر کیا آپ پر فرض نہیں ہے کہ پہلے میرے مضمون نمبر ۷ کا جواب دیں۔میں نے اپنے جوابی مضمون کے آغاز میں نبوت کے سلسلہ میں بذریعہ دلائل چند بنیادی باتوں کا ذکر کیا تھا۔مثلاً۔

(۱) اللہ تعالیٰ کا ملہم (حضرت مرزا صاحبؑ) کو نبی کا خطاب دینا اور ملہم کا بھی حلفاً اپنی نبوت کا اقرار کرنا۔(۲) ملہم کی اولیاء اور اقطاب اُمتؒ پر بوجہ نبوت فضیلت۔(۳) قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی رُو سے اُمت محمدیہ میں نبوی انعام قطعاً منقطع نہیں ہے۔(۴) ایک منہ سے دو باتوں کا اظہار کیا حماقت نہیں ہے۔(۵) بروزی یا ظلی نبوت کی حقیقت۔(۶) محدث۔۔۔یا نبی کا لفظ کاٹا ہوا سمجھ لیں کی وضاحت۔

اِن موضوعات میں سے کیا آپ نے میرے کسی ایک موضوع کو بھی بذریعہ دلیل جھٹلایا ہے؟؟؟ اور اگر نہیں تو پھر آپ یہ جو تماشے کرتے پھر رہے ہیں، معقول اور متقی احمدی آپکی اس فنکاری سے بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں۔سب کو آپکی ذہنی اور علمی حالت کا بھی اندازہ ہو گیا ہے۔

اب میں آپکی لغو، لایعنی اور لچر باتوں میں سے ایک کی مثال یہاں پیش کرتا ہوں۔آپ لکھتے ہیں۔''بنی نوع انسان میں اور خصوصاً اُمت مسلمہ میں کیا کوئی عورت بھی اس قابل نہ ہوئی کہ اُسے نبوت کا مقام عطا کیا جاتا۔۔۔اگر تو ہمارے پیارے آقا تمام لوگوں، عورتوں، مخنثوں، مردوں سب کیلئے مبعوث ہوئے تھے اور اگر ہر ایک کیلئے آپکی پیروی کرنا ضروری ہے تو لازماً اس بات کو ممکن رکھنا پڑے گا کہ اُس پیروی کرنیوالے میں ظلی طور پر آپکی خوبیاں بھی منعکس ہو جائیں جس میں سب سے اونچا مقام نبوت اور مقام خاتم الانبیاء ہے خواہ وہ پیروی کرنے والا مرد ہے یا عورت یا مخنث خواہ وہ دنیاوی طور پر اونچی قوم سے تعلق رکھتا ہے یا گھٹیا قوم سے۔'' (مسئلہ نبوت۔صفحہ۔۳۲)

اسی طرح آپ لکھتے ہیں۔''نیز یہ کہ اِن کے خیال میں کوئی عورت یا مخنث یا دنیاوی لحاظ سے چھوٹی قوموں میں سے نبی مقرر نہیں ہو سکتا تو اُنہیں سورۃ فاتحہ میں انعمت علیھم کی دعا کیوں کرنے کا پابند کیا گیا ہے؟ '' (ایک عظیم الشان مباحثہ۔صفحہ۔۳)

اُمت محمدیہ میں کوئی پاگل (سوائے ناصر سلطانی کے) مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کی اس سنت سے بے خبر نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مردوں کو ہی نبی اور رسول بنایا ہے۔ کیا آپکا یہ لغو، لایعنی اور لچر سوال نہیں ہے؟؟؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تجدیدی مقام و مرتبہ رکھنے والا کوئی مسلمان کیا ایسے سوالوں کے متعلق سوچ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ میں نے آپکے اِیسے فضول اور لغو سوالوں کے جوابات بھی اپنے مضمون نمبر ۰ ۷ ''حضرت مرزا صاحبؑ کی نبوت اور رسالت'' کے صفحہ نمبر ۱۱ پر دیئے ہیں۔ اب آپ پر فرض تھا کہ آپ اپنے ایسے فضول اور لغو سوال کے سلسلہ میں میرے مدلل جواب کو کسی مخالف دلیل سے جھٹلاتے لیکن آپ کو اسکی طاقت نصیب نہیں ہوسکی اور نہ ہی ہوسکتی ہے کیونکہ جھوٹے اور جھوٹی شان و شوکت کے خواہشمندوں کو ایسی توفیق کبھی نہیں ملا کرتی۔ اپنے ۲۹ر اپریل ۲۰۱۲ء کے تین (۳) صفحاتی خط کے صفحہ نمبر ۳ پر آپ پھر مجھ سے یہی سوال کررہے ہیں کہ ''کیا عورت بھی بکثرت مکالمہ و مخاطبہ پانے کی وجہ سے نبوت کی دعویدار ہوسکتی ہے؟'' ے میں دریاواں دا ہانی ساں مینوں ترنے پئے گئے کھال نی مائے

میں پہلے ذکر کرچکا ہوں کہ میں نے آپکے اس قسم کے لغو اور لایعنی سوالوں کے جوابات بھی دے دیئے ہیں (مضمون نمبر ۰ ۷ صفحہ نمبر ۱۱) اور کیا آپ نے میرے مدلل جوابات کو جھٹلایا ہے؟؟ اور اگر نہیں تو پھر میرے مدلل جوابات کو جھٹلائے بغیر آپکا عورتوں کی نبوت کے سلسلہ میں پھر وہی فضول اور احمقانہ سوال دہرانا کیا آپکے نہ صرف جاہل بلکہ ذہنی طور پر بیمار ہونے کی علامت نہیں ہے؟؟؟

آپ اپنے سابقہ مضمون ''ایک عظیم الشان مباحثہ'' میں لکھتے ہیں۔ ''سورۃ النساء آیت ۰ ۷ میں چاروں انعامات مقام نبوت، مقام صدیقیت، مقام شہادت اور مقام صالحیت کا ذکر ہے۔ سورۃ فاتحہ میں انعامات مانگنے کی جو دعا سکھائی گئی ہے اس سے مراد یہی چاروں انعامات ہیں۔ اُمت محمدیہ ہمیشہ یہ انعامات مانگتی رہی اور یہ انعام پاتی رہی۔ مقام نبوت سے مراد اللہ جلشانہٗ کا سب سے بڑھ کر قرب پانا اور بکثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کے انعام کا پانا ہے۔ تمام وہ بزرگانِ اُمت جو بکثرت مکالمہ و مخاطبہ اِلٰہیہ سے مشرف تھے اُنہوں نے مقام نبوت پایا۔ خصوصاً تمام کبار صحابہ کرامؓ اور ائمہ و مجددین اُمت محمدؐیہ نے یہ مقام پایا جس کی سب سے بڑی اور قریبی زمانہ کی مثال خود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں۔ الحمدللہ رب العالمین۔'' (ایک عظیم الشان مباحثہ۔ صفحہ۔ ۴)

میں نے آپکے اس بے بنیاد دعویٰ کو بھی اپنے مضمون ''حضرت مرزا صاحبؑ کی نبوت اور رسالت'' کے صفحہ نمبر ۱۲ پر دلیل کیساتھ جھٹلا کر آپ سے پوچھا تھا کہ اُمت محمدیہ میں حضرت مرزا صاحبؑ کے علاوہ اگر آپکے خیال اور ایمان کے مطابق اور بزرگوں اور مجددین میں سے بھی کسی کو نبی کا خطاب ملا تھا اور اُنہوں نے حضرت مرزا صاحبؑ کی طرح اس کا دعویٰ بھی کیا تھا تو آپ مجھے اُمت محمدیہ میں سے ایسے کسی ایک بزرگ یا مجدد کی مثال دیدیں؟؟ میں نے آپکے اس بے بنیاد فرمان کا جواب حضرت بانئے جماعتؑ کے درج ذیل حوالہ کیساتھ دیا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''غرض اِس حصہٗ کثیر وحی الٰہی اور اُمور غیبیہ میں اِس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اَولیاء اور اَبدال اور اَقطاب اِس اُمت میں سے گزر چکے ہیں۔ اُن کو یہ حصہٗ کثیر اِس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امورِ غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط اُن میں پائی نہیں جاتی۔'' (حقیقۃ الوحی (۱۹۰۷ء) روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶ تا ۴۰۷)

سلطانی صاحب۔ میں نے آپکے جھوٹے اور بے بنیاد دعاوی اور بیانات کو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی اپنی تحریر سے جھٹلا کر آپ سے پوچھا تھا کہ آپ اس بات کے دعویدار ہیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے علاوہ بھی اُمت محمدیہ میں بہت سارے بزرگوں اور مجددین کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کا مقام اور انعام دیا ہے۔ آپ نے حضرت مرزا صاحبؑ کے درج بالا بیان کو جھٹلا کر ایسے کسی ایک بزرگ یا کسی مجدد کی مثال دی ہے جس کو حضرت مرزا صاحبؑ کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے نبوت یا نبی ہونے کا مقام دیا ہو؟؟؟ آپ میرے جوابی سوال کا جواب دینے سے نہ صرف مکمل طور پر بے بس ہیں بلکہ آپ مجدد ہونے کی بجائے ایک جاہل بھی ثابت ہوچکے ہیں۔ اور پھر اپنے تازہ جوابی خط محررہ ۲۹ر اپریل ۲۰۱۲ء کے صفحہ نمبر ۳ پر اپنے جھوٹے خیال اور عقیدہ سے متعلقہ سوال آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں۔؟؟؟؟؟

''اگر صحابہ میں سے کوئی بکثرت مکالمہ و مخاطبہ پاتے رہے تو کیا ہم ان کو بھی نبوت کے دعویدار کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر آپکے اور میرے مسلمہ بزرگان میں سے کسی کیلئے اُس کیلئے نبی کا لفظ آیا ہو تو کیا آپ اُس کو نبی کا دعویدار کہیں گے یا نہیں؟''

سلطانی صاحب۔ حضرت مرزا صاحبؑ کے علاوہ اور اُمتی بزرگوں یا مجددوں کے نبوت پانے یا نبی ہونے کا دعویٰ آپکا ہے۔ یہ میرا دعویٰ نہیں ہے اور میں تو اپنے جوابی مضمون نمبر ۰ ۷ میں آپ سے حضرت مرزا صاحبؑ کے علاوہ ایسے کسی ایک بزرگ یا مجدد کی مثال پوچھ رہا ہوں اور اُلٹا آپ مجھ سے ایسے کسی بزرگ کا نام پوچھ رہے ہیں جسے حضرت مرزا صاحبؑ کے علاوہ نبوت یا نبی کا مقام دیا گیا ہو؟؟؟ آپکی یہ بے سروپا اور بے تکی باتیں کیا اس بات کی دلیل نہیں ہیں کہ آپ ذہنی طور پر ایک غیر صحت مند اِنسان ہیں؟؟؟ آپکے سوالوں کا نہ کوئی سر ہے اور نہ ہی کوئی پیر اور نہ ہی اِن میں کوئی معقولیت ہے؟؟ آپ اپنی کسی بدبختی کی وجہ سے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے دامن سے تو الگ ہو بیٹھے ہیں لیکن آپ کے

سوالوں سے پتہ ملتا ہے کہ جس تیزی سے آپ ترقی کرتے چلے جارہے ہیں بہت جلد اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کے بھی منکر ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقِیلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ☆فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ (زخرف۔۸۹۔۹۰) اور ہم کو اس (رسول) کے اس قول کی قسم! جب اُس نے کہا تھا اے میرے ربّ! یہ قوم تو ایسی ہے کہ کسی سچائی پر ایمان نہیں لاتی۔ سو تو اِن سے درگزر کر اور کہہ دے سلام۔ پس وہ جاننے لگ جائیں گے

آپکے نبوت سے متعلقہ مضامین کے جواب میں خاکسار نے جو مدلل اور مسکت جوابات لکھے ہیں میرے دلائل کے جواب کے سلسلہ میں آپکی عاجزی اور لاچاری اور مزید برآں وہی سابقہ لغو اور لایعنی سوالوں سے بھرپور آپکے تازہ دونوں خطوط آپکی بوکھلاہٹ کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ سردست آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے سابقہ سوالوں کو بار بار دہرانے کے تماشے بند کرکے میرے مضمون نمبر ۷ ''حضرت مرزا صاحبؑ کی نبوت اور رسالت'' میں آپکی بے بنیاد اور جھوٹی باتوں کے جو میں نے مدلل اور مسکت جوابات لکھے ہیں پہلے اِن کو جھٹلا کر دکھادیں۔ سلطانی صاحب۔ اسی پر بس نہیں ہے۔ بہت جلد اپنے دوسرے مضمون میں پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں آپکی لاعلمی اور پھر اسکے بعد تیسرے مضمون میں آپکے دعویٰ مجددیت اور آپکے اِلہاموں کی حقیقت کا بھی بہت جلد پردہ چاک ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ وَمَاعَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْن۔

وَالسَّلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (مجدد صدی پانزدہم)

یکم مئی ۲۰۱۲ء

☆☆☆☆☆☆☆☆